مطبوعات

مسافرانِ عدم | از جناب سید اسعد گیلانی، ایم-این-اے - ناشر: حسنات اکیڈمی - ۱۹ سی منصورہ، لاہور ۱۸

کاغذ، کتابت، طباعت دلکش، جلد ستھری ڈائی کے ساتھ - ضخامت: ۵۲۴ صفحات - قیمت: -/۷۰ روپے

علمی، ادبی اور سیاسی حلقوں میں جناب سید اسعد گیلانی کا نام کسی تعارف کا محتاج نہیں - ان کی متعدد تصانیف شائع ہو کر پذیرائی حاصل کر چکی ہیں - زیرِ نظر کتاب میں سید صاحب نے ہمیشہ کے لیے جدا ہونے والے اساتذہ کرام، رفقائے گرامی، احبابِ عزیز اور اقربائے محترم کے تذکرے پیش کیے ہیں خصوصاً مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ، مولانا مسعود عالم ندویؒ، چوہدری غلام محمد، مولانا ماہر القادری، ڈاکٹر نذیر احمد شہید، جناب مصباح الاسلام فاروقی، حکیم اقبال حسین، مولانا گلزار احمد مظاہری، سید غلام رسول شاہ، سید صدیق الحسن گیلانی اور غازی صدیقی کے احوال و مقامات کا بیان نہایت اہم ہے -

جن مسافرانِ عدم کی زندگیوں کی جھلک دکھائی گئی ہے، یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمارے سامنے چل پھر اور ہنس بول رہے ہیں - مزید برآں یہ کتاب محض چند شخصیتوں کا تذکرہ ہی نہیں بلکہ تحریکِ اسلامی کی ایمان افروز داستان کا عکس بھی لیے ہوئے ہے - اس میں اتنی دلچسپی اور جاذبیت ہے کہ ایک دفعہ شروع کرنے کے بعد ختم کیے بغیر اسے ہاتھ سے رکھنا مشکل ہے -

---

التحقیق الصحیح | از حضرت قاضی محمد صدر الدین رح - ملنے کا پتہ : خانقاہ نقشبندیہ، مجددیہ، ہری پور ہزارہ

قیمت : جناب مؤلف کے لیے رفع درجات کی دعا -

الطاف حسین کے عزائم اور ارادے | مصنف و مرتب کا مذکور نہیں - پبلشرز : شبل پبلیکیشنز لمیٹڈ، سیکنڈ فلور، عظمیٰ آرکیڈ - مین کلفٹن روڈ ، کراچی - قیمت : ۲۰/- روپے

جب کوئی نئی شخصیت اُبھرتی ہے ، نیا انداز اختیار کرتی ہے - اور نئے فرائیوں کو سامنے لے کر آتی ہے تو ہر کوئی مجبور ہوتا ہے کہ دلچسپی لے اور توجہ کرے -

مسئلہ اب تک اتنا ہی تھا کہ چار قومیتوں کے فلسفے کا جادو کس طرح ٹوٹے کہ پاکستان سب کے لیے ایک مشترک قومی گھر کی حیثیت حاصل کر سکے - اُلٹا بیچ میں پانچویں قومیت کا جھنڈا کھڑا ہو گیا -

ویسے الطاف حسین صاحب نے زمانہ طالب علمی سے لے کر آج تک کی کرک دار لیڈری تک کا فاصلہ طے کرنے میں جس جذبے سے کام لیا ہے ، وہ ضرور قابلِ داد ہے - ایک شخص نے سیاسی اسٹیج پہ نہایت اُونچی جگہ کھڑے ہو کر دکھا دیا کہ اُس کی آواز بہت بڑی تعداد کی آواز ہے -

آپ آسانی سے کہہ سکتے ہیں کہ یہ ایک فرسٹریشن ہے - یہ نہی سہی، مگر اس کو پیدا کرنے کے اسباب کس نے مہیا کیے ؟ کراچی کی مختلف آبادیوں کو سمجھنا، علاقہ وار مسائل کو جاننا ، "سندھی، پنجابی، مہاجر" کے حقوق میں توازن پیدا کرنا ، نوجوانوں کو اسلامی نظامِ عدل واحسان کا آدرش دلانا اور اس کے ساتھ اس آدرش کے مطابق ان سے اور مُلک کی آبادی سے سلوک کرنا اور اسی آدرش کے مطابق ادارے بنانا اور چلانا ، یہ ان لوگوں کا فریضہ تھا جو اقتدار اور سیاست پر قابض چلے آرہے تھے - لیکن جب ان لوگوں نے ایسی ذمہ داریوں سے ہمیشہ رُوگردانی کی اور کسی کی بھی حق طلبی پہ بہلانے بنائے اور کھوکھلے لفظوں سے کام چلانا چاہا تو ہمارا پورا ملّی نظامِ وحدت ہی کھوکھلا ہوتا چلا گیا - منافقت اور تضاد کے رویے ہمیشہ اضطرابات پیدا کرتے ہیں - ہمیشہ انتہا پسندانہ نظریات اُبھارتے ہیں - جس قسم کا سرابی ماحول کارپردازوں نے برسوں سے بنا رکھا تھا اُس کے اندر سے جس طرح جی ایم سیّد اور ولی خان

نمودار ہوئے ہیں، لازم تھا کہ الطاف حسین بھی نمودار ہوں - اور ابھی کچھ نہیں کہا جاسکتا کہ ہماری اسلامی ریاست کے والی لادینیت کے ذوقِ رندانہ کی سرمستی میں نظامِ شریعت کے خلاف جو لڑائی لڑ رہے ہیں، وہ اور کیا کیا فتنے اُبھارے گی - جب کوئی اجتماعی نصب العین دیانت داری سے اپنے اُوپر اور قوم پر سایہ فگن نہ کیا جا سکا ہو تو پھر پتا نہیں ہوتا کہ خودرَو جیزیں کیا کیا اُگیں گی - ابھی تو ہم اونٹ کٹارا کو روتے ہیں، کل یہاں شجرۃ الزقوم بھی نمودار ہو سکتا ہے - اور اس کی ساری ذمہ داری ہمارے چالیس سالہ کارپردازوں کی ہوگی - پڑھیے -

؎ چہل سالِ عمرِ عزیزت گذشت

ہمیں ہر مظلوم شخص اور ہر مظلوم گروہ سے دلی قرب اور سچی ہمدردی ہے، مگر ہم اس فارمولے کو سمجھ نہیں سکے کہ جس گروہ کو کوئی شکایت ہو وہ پاکستان بھر کے خلاف بپھر کر اُٹھ کھڑا ہو اور یا تو علیحدگی پسندی کی کلاشنکوف تان لے اور یا ایک نیا طوفانِ تصادم برپا کر دینے کے لیے پستول نکال لے - ہر کوئی اپنے اپنے مظلوموں کے ٹولے الگ الگ اکھٹے کر رہا ہے - آخر تم سب لوگ سارے ہی مظلوموں کو اپنا کیوں نہیں سمجھتے اور ان سب کے لیے اکھٹے ہی آواز کیوں نہیں اُٹھاتے -

بصورتِ موجودہ مختلف لسانی، نسلی اور علاقائی گروہوں کی عصبیتوں کے بڑھتے ہوئے نشے کا نتیجہ یہی ہو سکتا ہے کہ طرح طرح کے ٹکراؤ اور تصادم پیدا ہوں اور ان کی چند لہریں سامنے آچکی ہیں -

الطاف حسین صاحب سے پوچھا گیا کہ:

"اس مسئلے کا حل کیا ہے"

الطاف حسین: "ان قومیتوں کے حقیقی نمائندوں سے بات چیت اس مسئلے کا حل ہو سکتی ہے - مجھے یا دوسروں کو الزام دینے سے مسئلہ حل نہیں ہوگا" (ص ۵۱)

یعنی عطرِ مباحث یہ نکلا کہ کوئی کسی کو الزام دے کر کسی مسئلے کو حل نہیں کر سکتا - حل کا راستہ صرف افہام و تفہیم ہے - جن مباحث کا یہ عطر ہے اُن کو آپ اس کتاب میں پڑھیے - طوفانی اور آتشیں الفاظ کی گولہ باریاں ہیں - جمعیت اور جماعت کے خلاف بہت گرم لاوا اُچھالا گیا ہے، اگرچہ جی - ایم سید کے لیے گوشہ خاصا نرم ہے - اتنی گنجائش ہمارے پاس نہیں کہ ہم اس کتاب کے مندرجات کے تضادات کو نمایاں کر سکیں - خود بغور پڑھیے - یہ سب "رسن آف دی سوائل" کے نکتے کی تفسیریں ہیں اور اس نکتے کی وجہ سے مسلمان

کئی سرزمینوں میں ختم کیے جا رہے ہیں۔ اور مہاجر بن رہے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آل ورلڈ مہاجر موومنٹ چلنی چاہیے۔ اور کیا معلوم کل الطاف صاحب ہی اس کے سربراہ ہوں۔

ہم تو صرف اس چیز کے قدر دان ہیں کہ کوئی صاحب انسانیتِ اعلیٰ کے موقف پر ایستادہ ہوں اور کہیں کہ میں خدا پرستانہ تڑپ کے ساتھ نیکی کی خدمت اور بدی کی مزاحمت کے لیے اٹھا ہوں۔ کوئی بھی راستی کا خادم اور امن پسند اور مجسمۂ شرافت ــــــ خواہ وہ سندھی ہو، یا مہاجر یا پٹھان یا پنجابی یا بنگلہ دیشی وہ میرا ہے۔ اور کوئی بھی بدی کا مریض، خواہ وہ پنجابی ہو یا بلوچی یا سرحدی یا سندھی یا کراچوی یا مہاجر، وہ میرا نہیں ہے۔ مہاجر اگر قاتل ہو، سندھی اگر ڈاکو ہو، پٹھان اگر سمگلر ہو، پنجابی اگر لٹیرا ہو، بلوچی اگر سازش کرے تو ان میں سے کوئی بھی میرا نہیں ہے۔

یہ ہے اصل اصول جمع ہونے اور کٹنے کا، جو انبیاء کا تعلیم کردہ ہے۔ ہماری خواہش یہ ہے کہ الطاف حسین ہوں یا کوئی اور طوفان خیز لیڈر، کاش کہ وہ انسانوں کو کاٹنے والی سیاسی وادیوں کی آوارگیوں کو چھوڑ کر اسلامی اصولِ اجتماع کا علم اٹھا کر لوگوں کو حق کی حفاظت اور ظلم کے ازالے کے لیے شاہد و مجاہد بنائیں۔

صرف یہ چیز آخرت تک باقی رہے گی، باقی سب کچھ موسمی گھاس کی طرح سوکھ سڑ جائے گا۔

اب بھی میں اپنے ہم خیال قریبی دوستوں سے کہتا ہوں کہ "ایام کی گردش تیز کرو"۔ اور اتنا بھرپور کام جلد جلد کر دکھاؤ کہ بستی بستی محلے محلے اسلام کے ایسے باشعور فداکاروں کی کمیٹیاں اور حلقے بن جائیں، جن کے ہوتے ہوئے نسلیت اور علاقائیت کی لہر اور عصبیتوں پر مبنی فسادات کے طوفان عوام کو لپیٹ میں نہ لے سکیں۔ اور نہ ہر وقتی نعرے کا جادو ان کو اپنی گرفت میں لے سکے۔ اس پہلو سے اگر حق کا کام کمزور رہے گا تو باطل کو خونِ انسانی کے جام چھلکا کر رقص کرنا ہی ہوگا۔ آیا لوگوں کو آپ بہتر عزائم اور ارادے دے سکتے ہیں؟

آغازِ اسلام میں مسلمانوں کا نظامِ تعلیم | از پروفیسر سید محمد سلیم۔ ناشر: ادارہ تعلیمی تحقیق، تنظیم اساتذہ پاکستان، پتہ: ۸-اے، ذیلدار پارک، اچھرہ، لاہور۔ کاغذ سفید، رنگین سرورق۔ قیمت: ۱۰/- روپے

مختصر سی کتاب بہت سے اہم نکات سے بھری ہونے کی وجہ سے اتنی مقبول ہوئی کہ اب

تیسرا ایڈیشن ہمارے سامنے ہے۔

اس کتاب میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم، خلفائے راشدین اور بنو امیہ کے دور میں مسلم معاشرے میں توسیع تعلیم کے لیے جو کوششیں ہوئیں اور جو طریقے اختیار کیے گئے۔ ان کا تذکرہ سید صاحب نے محققانہ انداز میں کیا ہے۔

قرآن خزانہ علم ہونے کے ساتھ ساتھ علمبردار تعلیم بن کر آیا۔ اور اقرا کی آواز فضا میں گونج اٹھی۔ علم کی فضیلت کے متعلق ص ۱۴ پر ایک آیت کے ساتھ چند احادیث درج ہیں۔ طالب علم کے درجات کے متعلق مزید احادیث ص ۱۵ پر ہیں۔ اسی طرح بچوں کے والدین کو، خادموں کے مالکوں کو، طلبہ سے اساتذہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تاکیدیں فرمائیں وہ بھی شامل تحریر ہیں۔ پھر نصاب اور طریقہ تعلیم اور مقصد تعلیم و تربیت اور خواتین اور نسواں کی تعلیم کے متعلق اہم تعلیمات مذکور ہیں۔ پھر حرم مکہ، مسجد نبوی، جامع مسجد بصرہ، جامع مسجد کوفہ، جامع مسجد عمرو بن العاص اور پھر خلافت بنو امیہ کے مکتبوں کا ذکر ہے۔ آذربائیجان کی ایک چھاؤنی کے مسلمان مجاہدین کو حضرت عمرؓ نے بذریعہ خط جو تربیتی ہدایات دیں، اُن کی مختصر سی جھلک:۔

جوتے پہنا کرو، چرمی موزے اتار دو۔ نشانہ بازی کی مشق کرو۔
رکابیں کاٹ دو، اپنے لڑکوں کو تیرا کی کی مشق کراؤ۔ گھوڑے کی پیٹھ پر اچھل کر بیٹھا کرو۔ دھوپ کھایا کرو۔ یہ عربوں کا حمام ہے۔ عربی میں بات چیت کرو۔ موٹا پہنو، موٹا کھاؤ۔ مشقت اور جفاکشی کی عادت ڈالو، ہجابیوں کی طرح رہو۔ عیش و تنعم کی زندگی سے بچو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشم پہننے سے منع فرمایا ہے۔

یہ تھی آواز، پوری قوم کے مربی و معلم کی۔ کاش کہ آج کی کوئی مسلمان حکومت یہ راستہ اختیار کرسکتی۔

رسالہ "ساتھی" ایڈیٹر: مسعود کمال عباسی (مع مجلس مشاورت) پتہ: ساتھی پبلیکیشنز، الیف - ۱۰۶ - گلشنِ اقبال B/۱۳، کراچی ۴۷

قیمت: ایک روپیہ فی شمارہ

اس رسالے کے دو تین شمارے ہمیں موصول ہوئے ہیں - یہ اسکولوں کے طلبہ کے لیے جاری کیا گیا ہے - قابل قدر بات یہ ہے کہ جہاں اسالیب و عنوان جدید ضروریات کے مطابق دلچسپ ہیں - وہاں روحِ فکر بہت پاکیزہ ہے - معصوم بچوں کے ہاتھوں میں جو لوگ غلط رجحانات کی طرف لے جانے والا لٹریچر دیتے ہیں - ان کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ہیروئن فروش معصوم بچوں کو زہریلی عادت میں مبتلا کر دے -

مغربی ایڈ اور ہدایات کے تحت خاندانی منصوبہ بندی کے فتنے کو پاکستان میں پھیلانے کے لیے "ساتھی" کا جو کوڈ ورڈ استعمال کیا گیا ہے، خدا کرے کہ اس رسالے سے اس کا تعلق نہ ہو -

---

رسالہ پیغام | مدیر: تنویر شہزاد و ۲ نائب مدیران - مقام اشاعت: ۱-اے ذیلدار پارک اچھرہ، لاہور - قیمت: فی شمارہ ایک روپیہ -

بہت اچھے مضامین کے ساتھ یہ بھی ایک نوخیز رسالہ ہے اور اس کا دائرہ بھی اسکولوں کے طلبہ ہیں - ایک طرف ایسے مضامین جو جدید دور کی معلومات اور ایجادات اور مسائل کا تصور دلاتے ہیں اور دوسری طرف ایسا مواد بھی ہے جو ایمان اور اخلاق کے تقاضوں کی آبیاری کرتا ہے - نظم و نثر دونوں میدانوں میں لڑکوں کی نفسیات کا لحاظ بھی رکھا گیا ہے اور زبان بھی آسان ہے -

---